سوال

(105) لے پالک بچے سے بالغ ہونے کے بعد ماں کا پردہ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

عمر نےاپنے لڑکے خالد پانچ سال کی عمر میں زید کے سپرد کردیا کہ تم اس کی پرورش اوردیکھ بھال کرو۔ زید اوراس کی بیوی ہندہ نے خالد کوبڑی محبت وشفقت سے پالا اوراس کو اپنے یہاں رکھ اپنے بیٹے طرح پرورش اوردیکھ بھال کرتے رہے۔ خالدان دونوں کواپنا باپ اورماں سمجھتا ہے۔ اوروہ دونوں بھی اس کا اپنا بیٹا سمجھتے ہیں۔ اب خالد بالغ ہوگیا ہے ایسی حالت میں شرعا ہند کواس سے پردہ کرنا ضروری ہے یا نہیں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اگرہندہ القواعد من النساء اللاتی لایرجون نکاحا (النور:60) (بوڑھی عورتیں جن کے ماہواری آنے کا زمانہ ختم ہوچکا ہے اوربڑھاپے کی وجہ سے نکاح کی خواہش وحاجت نہیں رکھتیں) کے تحت نہیں آتی تواس کوخالد سے پردہ کرنا ضروری ہے چھوٹی عمر سے پرورش کرنے اوراس کواپنا بیٹا سمجھنے یا منہ بولا بیٹا بنالینے کی وجہ سے ہند اورخالد کے درمیان شرعا کوئی ایسا تعلق اوررشتہ نہیں پیدا ہوگیا کہ اجنبیت نہ باقی رہے اوران کا نکاح آپس میں حرام اورناجائز ہوجائے اوروہ دونوں نسبی ماں بیٹے کے حکم میں ہوجائیں اورشرعا عورت کوہر اس بالغ مرد سے پردہ کرنا چاہیئے جس سے اس کا نکاح جائز اورحلال ہومنہ بولا بیٹے بعض خاص قریبی عزیزوں مثلا: دیور بہنوئی چچازاد خالہ زاد بھائی شوہر کے بھانجے اوربھتیجے سوتیلے باپ کے بیٹے (جو پہلے بیوی سے ہو) وغیرہ سے پردہ نہ کرنا جاہلی طریقہ اورشریعت کے مقابلہ میں رسم رورواد کی پابندی اورپیروی ہے جو مسلم متبع رسول کے لئے کسی طرح اورکسی حال میں جائز نہیں۔ البتہ اگرایسی صورت پیش آجائے کہ عورت کے لئے کسی بالغ مرد سے کسی وجہ سے پردہ کرنا مشکل اورناممکن ہوجائے اورمرد کوزنانہ مکان میں داخل ہوئے بغیر چارہ نہ ہوتو عورت اس کواپنا دودھ پلادے اب بسبب حصول رضاعت پردہ کرنے کی ضرورت نہیں رہے گی۔

کما وقع لسالم مولی ابی حذیفة فانہ لم یکن لہ بد من الدخول علی سھلة فقال لھا النبی صلی اللہ علیہ وسلم ارضعیہ خمس رضعات وہذا أعدل الاقوال واقوی المسالک فی ذلک وبہ تجتمع الاحادیث المختلفة والتفصیل فی النیل فارجع الیہ

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 2۔ کتاب النکاح

صفحہ نمبر 233

محدث فتویٰ